اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱

یوم۔ پنج شنبہ

۱۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹ | ۲۶ شہادت ۱۳۳۰ھش ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۹۸

جلن (سرحد) میں ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے دو نئے جنریٹروں کا افتتاح

پشاور۔ ۲۵ اپریل آج دن کے بارہ بجے وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے جلن میں ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے دو نئے جنریٹروں کا افتتاح کیا۔ جن سے اب سرحد کے باقی ماندہ علاقے کی بجائے پنجاب کو بھی بجلی پہونچانی شروع ہو جائے گی۔ آپ نے افتتاح سے پہلے ایک مختصر سی تقریر میں بجلی کی توسیع کے سلسلہ میں حکومت سرحد سرحدی عوام اور محکمہ بجلی کو مستحق مبارکباد قرار دیتے ہوئے کہا۔ اگر آپ اسی عزم اور سرگرمی سے کام کرتے رہے تو بہت جلد صوبہ سرحد ایک مثالی صوبہ بن جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ نئی توسیع سے اب قریباً ۱۹۲ دیہات کو بجلی ملنے لگی ہے۔ اور آمد چودہ لاکھ سے بڑھ کر ساڑھے اکتالیس لاکھ ہو گئی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ صوبہ سرحد نے صحیح اسلامی اخوت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ہمسایہ صوبے کو بھی اس نعمت سے متمتع کیا ہے۔ اور اس سکیم کے تحت بجلی ٹیکسلا کی واہ سیمنٹ فیکٹری تک پہونچ گئی ہے۔ آپ نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ صوبہ اپنے انجینیروں کو بیرونی ممالک میں حصول تعلیم کے لئے بھیج رہا ہے۔ آپ نے سرحد کی ذہانت اور فوقی سربلندی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب تک جو یہ صوبہ پیچھے رہا تو یہ مواقع کے فقدان کے باعث تھا۔ ان دو نئے جنریٹروں سے مالاکنڈ میں بجلی کے کارخانے میں دوگنی بجلی تیار ہونے لگے گی۔ اور ۲۰ ہزار کلو واٹ تک پہونچ جائے گی۔ اب تک اس پر ۲۵ لاکھ روپیہ ہو چکا ہے۔ خان لیاقت علی نے آج صوبہ سرحد کو بجلی کی مہم میں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ چیف انجنیر بجلی نے بتایا کہ سرحد و پنجاب کے معاہدے کی رو سے جلد ہی سرحد پنجاب کو درگئی سکیم سے ۳۲۰۰۰ واٹ بجلی مہیا کرے گا۔

افتتاح کے وقت حاضرین نے نہایت گرمجوشی سے تالیاں بجائیں اور پاکستان زندہ باد۔ حکومت سرحد زندہ باد۔ قائداعظم زندہ باد۔ اور خان لیاقت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ پشاور ریڈیو سٹیشن نے آج اس تقریب کے بارے میں ایک واقعاتی پروگرام نشر کیا۔ چیف انجنیر نے یہ بھی بتایا کہ پنجاب سرحد میں بجلی کا ایک مشترکہ ذخیرہ رکھنے کا بھی معاہدہ ہو چکا ہے۔

آبادان میں جنگی جہاز رکھنے کی تجویز مسترد
ایران کا برطانیہ کو جواب

طہران ۲۵ اپریل۔ ایران نے آبادان میں برطانوی جنگی جہازوں کے رکھنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اور سرکاری طور پر برطانیہ کو اس کی تجویز رد کرنے کی اطلاع دے دی ہے۔ سٹرائک کے متعلق تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ آبادان کے کارخانوں میں ۴۲ ہزار کے قریب مزدور کام پر آ گئے ہیں۔ اینگلو ایرانی کمپنیوں میں سٹرائک کی انگیخت دلانے والے آج مزید ۳۰ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ یہ تعداد ۲۵۰ تک پہنچ چکی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

"وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا۔ اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں"

(اتمام الحجہ ص ۲۸)

نزدیک و دور سے

لنڈن ۲۵ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان جو اقوام متحدہ کے نئے نمائندہ کی حیثیت سے ڈاکٹر گراہم کے مقرر کئے جانے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہفتے کے روز لیک سیکسس سے لنڈن پہنچنے والے ہیں۔ یہاں پہونچ کر آپ مسٹر اٹلی۔ مسٹر موریسن اور مسٹر گورڈن واکر سے ملاقات کریں گے۔

نئی دہلی ۲۵ اپریل۔ ادارہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ٹریگوے لی موجودہ پروگرام کے تحت ستمبر میں مشرق بعید کے طول طویل دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کے اس سفر میں پاکستان اور ہندوستان کا آنا بھی شامل ہوگا۔

لیک سیکسس ۲۵ اپریل۔ اقوام متحدہ کے شامی مندوب فارس الخوری بے نے کوریا کے متعلق تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ چین کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنا زیادہ مؤثر ثابت نہ ہوگا۔ کیونکہ بیشتر سامان پہلے ہی روس سے فراہم ہو رہا ہے۔ جو اقتصادی ناکہ بندی سے متاثر ہونے والا نہیں ہے۔

یوکوہامہ ۲۵ اپریل۔ کل یہاں بجلی سے چلنے والی ایک گاڑی میں آگ لگ جانے سے ۱۴۹ افراد ہلاک اور ۲۰۰ افراد بری طرح زخمی ہو گئے۔ صرف تین افراد حادثے سے بچ سکے۔ ہلاک ہونے والوں میں ۲۰ سپاہی امریکی تھے۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ دونوں پنجابوں کی معاہدات کی تکمیل و تعمیل کا جائزہ لینے والی کمیٹی کا اگلا اجلاس لاہور میں اگلے منگل کو ہوگا۔

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ مسٹر ٹریگولی نے جو اس وقت لبنان میں ہیں۔ کل ان اخباری اطلاعات کی تردید کی کہ بحیرہ روم کے معاہدہ میں مصر اور دوسرے عرب ملکوں کی شرکت کے متعلق انہوں نے مصری حکومت سے بات چیت کی۔

کراچی ۔ ۲۵ اپریل۔ تجارت اور ٹیرف کے متعلق بات چیت کے لئے مئی کے دوسرے ہفتے میں سیلون کا

مشرقی بنگال میں طوفان باد سے سات ہلاک

ڈھاکہ ۲۵ اپریل۔ مشرقی بنگال میں جو طوفان باد کل آیا تھا۔ اس سے نرائن گنج میں پٹ سن کے ایک گودام کے گر جانے سے بہت سے مزدور نیچے دب کر مر گئے ہیں۔ اس وقت تک ملبے کے نیچے سے سات ہلاک اور ایک زخمی نکالا گیا ہے۔ ایک ایجنسی کی اطلاع کے مطابق دب جانے والوں کی تعداد ۱۰۰ سے ہر صورت میں بہت کم ہے۔

کپاس کے نمونے بھیجنے کی عام اجازت

کراچی ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے کپاس کے نمونے بھیجنے کے لئے پرمٹ کی ضرورت اڑا دی ہے۔ لیکن ہوائی ڈاک میں دس پاؤنڈ سے زیادہ اور بحری میں ۲۰ پاؤنڈ سے زیادہ کے نمونے نہ جا سکیں گے۔ زیادہ کے لئے کپاس کے بورڈ سے اجازت نامہ حاصل کرنا لابدی ہوگا۔

چین کو پاکستانی مال کی تین گنی برآمد

کراچی ۲۵ اپریل۔ گذشتہ سال کی نسبت اس سال پاکستان سے چین کو تین گنا مال برآمد کیا گیا ہے اور برآمد کئے جانے والے مال کی مالیت۔ ایک کروڑ ۱۳ لاکھ کے مقابلے میں ۳ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے ہوئی ہے۔ برطانیہ کو بھی گذشتہ دو ماہ میں برطانیہ کو بھی گذشتہ سال کے اتنے ہی مہینوں کے مقابلہ میں برآمد میں چالیس فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ برطانیہ نے اس سال جتنا مال پاکستان سے منگوایا ہے۔ اس میں ½ پٹ سن ہے۔

سکھر ۲۵ اپریل۔ آج بیگم لیاقت علیخان نے یہاں جدید طرز کے ایک ۲۰۰ بستروں کے ہسپتال کا افتتاح کیا۔ حکومت سندھ صوبے کے ہر ضلع میں ایسے ہسپتال کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جلد ہی لاڑکانہ اور جیکب آباد میں ایسے ہسپتال کام شروع کر دیں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۱ء

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمّت اوست

(۱)

حمایت اسلام کے حالیہ سالانہ جلسہ میں آخری روز احراریوں کے امیر شریعت جناب عطاء اللہ شاہ بخاری کی بھی تقریر ہوئی ہے۔ روز نامہ "زمیندار" نے آپ کی تقریر کا جو ملخص شائع کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ شاہ صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں اس امر پر حیرت ظاہر کی۔ کہ اپنی عمر میں ان کو لاہور میں پہلی دفعہ "دہلی دروازہ" کی حدود سے باہر نکل کر تقریر کرنے کا موقع حاصل ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ احراریوں کے امیر شریعت کو سنجیدہ مسلمانوں نے باوجود آپ کی چرب زبانی اور لسانی کے کبھی مُنہ نہیں لگایا تھا۔ آپ کی حیثیت عام مجمع لگانے والوں سے کبھی زیادہ نہیں سمجھی گئی تھی۔ مگر امسال انجمن حمایت اسلام نے آپ کو اس سٹیج پر لا کھڑا کیا۔ جس پر انجمن کی تاریخ میں بڑے بڑے علمائے اسلام داد وعظ و نصیحت دیتے رہے ہیں۔

اس فعل سے انجمن حمایت اسلام کے وقار کو ٹھیس پہنچی ہے یا نہیں۔ یہ تو انجمن کے ارباب حل و عقد کے سوچنے کی بات ہے۔ لیکن اتنا ہم ضرور عرض کریں گے۔ کہ یہی وہ شخص ہے جس نے عمر بھر احراریوں جیسے دشمن اسلام اور دشمن مسلمانان برّ عظیم ہند گروہ کی رہنمائی کی ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے پسرور میں یہ کہا تھا کہ "ماں نے کوئی ایسا بچہ ہی نہیں جنا۔ جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"۔ آج وہی شخص مسلم لیگ کے دوست کے بھروپ میں وہ مقام حاصل کر لیتا ہے۔ جو بڑے بڑے نیک نیت عظام مسلم واعظین کو کبھی حاصل رہا ہے۔ تو اس پر اسکو خود تعجب ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ واقعی جنہوں نے آپ کو وہاں لا کھڑا کیا ان کے انتخاب کی داد دینی چاہیئے۔

کہتے ہیں کہ جس اجلاس میں شاہ صاحب کی تقریر تھی۔ اسکی صدارت جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اسمبلی نے فرمائی۔ اور جب تک جناب صدر بیٹھے رہے۔ شاہ صاحب ہوش کی باتیں کرتے رہے۔ لیکن جب جناب صدر دورانِ تقریر میں ہی تشریف لے گئے۔ تو آپ بدحواس ہو گئے۔ اور احمدیت پر دہلی دروازہ کے لہجہ میں تنقید عالیہ فرماتے رہے۔ سنا ہے کہ آپ نے اپنے اصلی احراری رنگ میں پھر امام جماعت احمدیہ پر کیچڑ اچھالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ کہتے ہیں کہ آپ نے پھر اپنا وہی عجیب و غریب چیلنج دہرائے۔ جو آپ ہمیشہ دہراتے رہتے ہیں۔ اول یہ کہ امام جماعت احمدیہ اور مجھے یعنی عطاء اللہ شاہ بخاری کو دس دس دن کے لئے ایک مکان میں بند کر دیا جائے۔ اور کھانے پینے کو کچھ نہ دیا جائے جو بچ جائے وہ سچا۔ پھر یہ کہ امام جماعت احمدیہ پر اور مجھ پر حکومت مقدمہ غداری چلائے۔ جو غدار ثابت ہو اس کو اور اس کے پیروؤں کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔

حیرت ہے کہ جوش خطابت میں شاہ صاحب کو یہ خیال کبھی نہیں آسکا۔ کہ آپ کے یہ مطالبات ان لوگوں کے مطالبات سے جنہوں نے بقول آپ کے آپ کے نانا کی مخالفت کی تھی۔ بہت زیادہ پست خیالی کے حامل ہیں۔ وہ لوگ کافر اور مشرک ضرور تھے۔ مگر شاہ صاحب کے مطالبات سے ان کے مطالبات کا مقابلہ کیا جائے۔ تو انہیں ان کی بلند خیالی کی داد نہ دینا بڑا ظلم ہے۔ انہوں نے تو یہ کہا تھا۔ کہ اگر تو نبی ہے تو آسمان پر چلا جا اور وہاں سے ہمارے سامنے کتاب لیکر اتر آ۔ یا اگر تو نبی ہے۔ تو تیرے ساتھ مال و دولت کے خزانے کیوں نہیں۔ یقیناً یہ باتیں ان لوگوں کی بلند خیالی ضرور ظاہر کرتی ہیں۔ اگرچہ وہ غلطی پر ہی تھے۔ مگر ان کے مطالبات سے اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ نبوت کی بڑی شان سمجھتے تھے مگر شاہ صاحب کو چونکہ فطرتاً جرائم پیشگی پسند خاطر رہی ہے۔ اس لئے آپ کو نبوت کی شان قید و بند اور مقدمہ بازی ہی میں مرتکز نظر آتی ہے۔ سچ ہے۔ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(۲)

یہ تو ہے ایک امیر شریعت کی ذہنیت۔ ذیل میں ہم ایک اور دوست کے خط کا کچھ حصہ درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ اس زمانہ کے مسلمانوں کی اوسط ذہنیت کس درجہ پر پہنچ چکی ہے۔ اور نبوت کا تصور ان کے ذہنوں میں کیا رہ گیا ہے۔ اور ان کے اخلاق کا کیا حال ہو گیا ہے۔

نقل کفر کفر نہ باشد (یہ خط حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کو لکھا گیا ہے)

سرور کائنات کے بعد اگر کسی نبی کی ضرورت ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ نبی میں ہوں کیونکہ اگر نبوت پیشگوئیوں ہی پر موقوف ہے تو میری پیشگوئیاں جو تمام دنیا سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ تقریباً ۹۹ فی صدی درست ثابت ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اس لحاظ سے میرا بھی نبی ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ آپ کا باپ جس کی تمام پیشگوئیاں غلط ہوئی ہیں اگر نبی ہو سکتا ہے تو پھر میں کیوں نبی نہیں ہوں جس کی ایک فی صدی پیشگوئیاں بھی غلط نہیں ثابت ہوئیں۔ چنانچہ حضرت رحمۃ للعالمین کے بعد جو بھی نبی آئے ہیں۔ ان کے کندھوں پر میرے قدم ہیں۔ کیونکہ ان نبیوں کی پیشگوئیاں چار فیصدی سے زیادہ درست نہیں ہوئیں۔ مگر میری پیشگوئیاں چار فی صدی سے بھی کم غلط ثابت ہوئی ہیں۔ لہٰذا میں تمام جھوٹے نبیوں کا سردار ہوں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ آپ کے فرقہ کاذبہ کے تمام گمراہ افراد مجھے نبی مانیں ورنہ میری نبوت انہیں بہت جلد تباہ کر دے گی۔

میں آپ کو انتباہ کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے باپ کی طرف سے "استعارے کے رنگ میں" اور اپنی طرف سے بقائمیٔ ہوش و ضلالت میری نبوت کا اقرار کریں۔ ورنہ یکم اپریل ۱۹۵۱ء تک آپ کے ربوہ کو دوزخ میں منتقل ہو جانا پڑے گا۔ والتسلیم

آپ کا نبیٔ اعظم ا۔ وغیرہ وغیرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے یا نہیں تھے۔ مگر اس خط کے مضمون کو انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کے حالات سے موازنہ کر کے دیکھئے جو قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے بیان ہوئے ہیں۔ تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ کم سے کم آپ کے مخالفین کی مماثلت انبیاء علیہم السلام کے مخالفین سے ضرور ہے۔ ہم کسی سے کچھ نہیں کہتے۔ ہر ایسا شخص قرآن کریم کھول کر اپنی شکل و صورت اس میں ملاحظہ کر سکتا ہے۔ مرزا صاحب نبی تھے یا نہ تھے۔ مگر یقیناً ایسا شخص مخالفین انبیاء علیہم السلام کے زمرے میں شامل ہے۔

قادیان سے خطاب

مرحبا! خطۂ انوارِ جہاں کیا کہنا

(۱)

مرحبا! خطۂ انوارِ جہاں کیا کہنا | تیرے انوار کے ہیں دل پہ نشاں۔ کیا کہنا
تیری خاشاک میں پنہاں ہیں ستاروں کی نمود | تیری مٹی پہ ہے پھولوں کا گماں کیا کہنا

(۲)

چونک پڑتا ہے گل و لالہ و انجم کا سکوت | جب بھی اٹھتی ہے مؤذن کی اذاں کیا کہنا
تیرے بے لوث مناظر۔ یہ صداقت کے ستوں | اب بھی ہیں سینۂ باطل پہ گراں۔ کیا کہنا

(۳)

جلوۂ دوست کو سمجھی نہیں دنیا اب تک | ہائے یہ جلوہ محیطِ دل و جاں۔ کیا کہنا
اب بھی سنتا ہوں ترے منبر و محراب سے آج | عشق کے درس محبت کے بیاں۔ کیا کہنا

(۴)

اک فقط میں ہی نہیں جذبِ دروں سے سرشار | ایک عالم ہے ترا زمزمہ خواں۔ کیا کہنا
تیرے بچوں کی امنگوں میں ہے سیلاب کا رنگ | تیرے بوڑھوں کے ارادے ہیں جواں کیا کہنا

اک نظر یوں بھی کہ ہے اخترِ بے تاب۔ سدا
شرمسارِ اثرِ آہ و فغاں۔ کیا کہنا

عبد السلام اختر
ایم۔ اے ربوہ

ولادت: عبد الوہاب خاں صابر ولد عبد القادر خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ نومولود کو اللہ کریم خادم دین بناوے اور زچہ کو صحت کاملہ بخشے۔ آمین۔ (شکر گڑھی فضل عمر ہوسٹل)

کُونوا مع الصّادقین

سچوں کے ساتھی بنو

احرار جھوٹے ہیں ان سے بچو

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے بندوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے۔ کونوا مع الصّادقین کہ وہ صادق اور راستبازوں کا ساتھ دیں اور جھوٹ بولنے والوں کے متعلق فرماتا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ اور جو ملعون ہو اس سے دور رہنا چاہیئے

مولوی ظفر علی خاں کی شہادت

احرار کے جھوٹا ہونے کے متعلق مولوی ظفر علی خانصاحب کی شہادت نہایت وقیع سمجھی جا سکتی ہے۔ کیونکہ مارچ ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور کے سالانہ اجلاس کے موقع پر بقول مؤلف "سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری" جب بخاری صاحب کو امیر شریعت کا خطاب دیا گیا تو دوسرے نمبر پر بیعت کرنے والے مولوی ظفر علی خانصاحب تھے۔ (ص۲۷) آپ نے احراری ٹولی کا ایک طرۂ امتیاز یہ بیان کیا ہے ؎

گالیاں دے جھوٹ بول احرار کی ٹولی میں مل
نکتہ یونہی ہو سکے گا حل سیاسیات کا

(چمنستان مجموعہ منظومات مولوی ظفر علی خانصاحب ص۱۶۵)

اب میں ذیل میں زعماء احرار کی چند کذب بیانیاں لکھتا ہوں۔ اگر وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ان باتوں میں سچے ہیں۔ تو وہ بھی انہی الفاظ میں اعلان کر دیں۔ جو بخاری صاحب نے دہلی دروازہ کے شہیدوں کے ذکر میں کہے تھے جب زمیندار نے لکھا تھا۔ کہ احرار کے نزدیک وہ حرام کی موت مرے:-

"مسلمانو! دعا کرو کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ خدا جھوٹے کو حرام موت مارے"

(سوانح حیات بخاری بحوالہ احسان یکم اپریل ۱۹۳۶ء ص۱۰۹)

(۱) ایڈیٹر آزاد لکھتا ہے "بعض علاقوں سے خبریں آ رہی ہیں کہ ایک معمولی مرزائی پٹواری نے گاؤں کا گاؤں مرتد بنا دیا"۔ (آزاد ۸ نومبر ۱۹۴۹ء)

ایڈیٹر آزاد کی اگر یہ کذب بیانی نہیں۔ تو اس گاؤں کا نام لکھے یا مذکورہ بالا الفاظ میں اعلان کرے

(۲) پھر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق انہوں نے یہ دروغ بافی کی۔ کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے "اگلے دن سکھوں نے اپنا کیس پیش کیا کہ ننکانہ ہماری زیارتگاہ ہے اسے کھلا شہر (Open City) قرار دیا جائے۔ ہمارے ظفر اللہ صاحب بھی آن موجود ہوئے۔ کہ آج میں بھی پیش ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے بھی اجازت دی جائے۔ آج میں نے مسلمانوں کا کیس پیش نہیں کرنا ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کا کیس سکھوں کے مقابلے میں پیش کرنا ہے کہ قادیان بھی کھلا شہر قرار دیا جائے سیتلواد نے اعتراض کیا کہ اس نام کی کیا کوئی اقلیت ملک میں موجود ہے ظفر اللہ خاں نے کہا ہم اقلیت ہیں ہم تمام مسلمانوں سے علیحدہ ہیں"۔ (آزاد ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

(۳) جب حکومت پاکستان نے چوہدری صاحب کے متعلق احرار کے اس افتراء کی تردید شائع کی تو ایڈیٹر آزاد نے ایک اور جھوٹ بولدیا۔ لکھا

"احرار زعماء نے مختلف شہروں میں تقریریں فرمائیں۔ اور ان میں برسبیل تذکرہ تقریر کی روانی اور خطابت کے جوش میں سر ظفر اللہ کا نام بھی آتا رہا۔ لیکن اصل بحث قادیانی جماعت تھی نہ کہ ظفر اللہ کی ذات" (آزاد یکم جون ۱۹۵۰ء)

(۴) شیخ حسام الدین صاحب ناظم مجلس احرار نے سرگودھا کانفرنس کی تقریر میں کہا۔

"مرزائیوں نے اپنے مستقبل کے پیش نظر ہندوؤں اور انگریزوں سے مل کر ضلع گورداسپور پاکستان سے کٹوا دیا ہے" (آزاد ۳ اپریل ۱۹۵۰ء)

اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر قادیان مرکز جماعت احمدیہ کو اپنے پاس کیوں نہ رکھوایا

۵- آزاد لکھتا ہے "تقسیم ہند کے وقت بھی مرزائیوں نے یہی بات کہی تھی کہ ہمارا مذہب مسلم لیگ سے جدا ہے۔ اور انہوں نے اپنے مشن اور اپنے قادیان کا کیس جدا پیش کیا تھا جس کے نتیجہ میں گورداسپور مسلم اکثریت سے اقلیت میں تبدیل ہو گیا"۔ (آزاد ۸ جنوری ۱۹۵۱ء)

(۶) احرار نے ایک اشتہار اور پمفلٹ مختلف مقامات سے شائع کیا۔ اور ظاہر یہ کیا۔ کہ گویا وہ جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے۔ یہ اشتہار ایک تو "ناظر دعوۃ و تبلیغ انجمن خدام احمد صلی اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ" شہر کی طرف سے شائع ہوا۔ جس کی سرخی یہ تھی۔ "امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ الہام اکھنڈ ہندوستان"

ایسا ہی "ناظم اعلیٰ خدام احمد صلی اللہ علیہ وسلم" ملتان شہر نے بھی اسی مضمون کو ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا۔ جس کے ٹائیٹل پیج پر جلی قلم سے یہ لکھا "امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین الہام۔ اکھنڈ ہندوستان"

اس کے متعلق ہمارے دو مطالبے ہیں احسان احمد شجاع آبادی اور ایڈیٹر آزاد دونوں بخاری صاحب کے الفاظ میں اعلان کریں۔ کہ ان کے علم کے مطابق یہ پمفلٹ اور اشتہار کسی احراری کا لکھا ہوا نہیں؟ دوسرے یہ کہ اکھنڈ ہندوستان کے الہام کا حوالہ بتائیں کیونکہ امام جماعت احمدیہ یہ اعلان فرما چکے ہیں کہ مجھے کوئی ایسا الہام نہیں ہوا۔ اور اگر ثابت کر دیں تو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

(۷) گو اس پمفلٹ اور اشتہار کے لکھنے والے احراری تھے۔ تقسیم کرنے والے بھی احراری تھے۔ لیکن جب ان کے ایسے ہی ایک دوسرے اشتہار کو حکومت کراچی نے ضبط کر لیا تو راز فاش ہو گیا۔ اور آزاد نے اس کی ضبطی پر خفگی کا اظہار کیا۔ اور "اکھنڈ ہندوستان" والے اشتہار کے متعلق بحوالہ سفینہ لاہور جانتے بوجھتے یہ صریح جھوٹ شائع کیا

"ملتان کے احمدیوں کا ایک مطبوعہ اشتہار پاکستان میں گشت لگاتا رہا جس میں اکھنڈ ہندوستان کے الہامی عقیدے اور پاکستان کے عارضی وجود کا ڈھول پیٹا گیا۔ حکومت کے دست احتساب نے نہ اسے ضبط کیا اور نہ ناشرین سے باز پرس کی" (آزاد ۳ مارچ ۱۹۵۰ء)

کیا انصاری صاحب صدر مجلس احرار و ایڈیٹر آزاد کو علم نہیں تھا کہ "اکھنڈ ہندوستان" والا اشتہار احمدیوں کا نہیں بلکہ احرار کا لکھا ہوا ہے؟

۸- جب امام جماعت احمدیہ نے اس اشتہار کے لکھنے والوں کا جھوٹا ہونا ایک پمفلٹ کے ذریعہ الم نشرح کیا۔ اور اس میں لکھا۔ کہ مشتہر اس امر سے بھی ناواقف ہے۔ کہ احمدی مسیح موعود علیہ السلام کو صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لکھتے۔ بلکہ یہ الفاظ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ ہی لکھتے ہیں۔ لیکن مشتہر نے یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ لکھے ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لکھنے والا احمدی نہیں ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے احسان احمد شجاع آبادی نے سرگودھا کانفرنس کی تقریر میں کہا۔

"احمد مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ہے اور مرزا کی احمد کے آگے کبھی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں لکھتے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس مضمون میں اسی اشتہار میں جتنی بار بھی احمد آیا ہے اس پر ص کا نشان یعنی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ ہم خلیفہ صاحب اور آپکے حواریوں سے پوچھتے ہیں کہ خدارا سوچئے تو۔ پھر آپ لکھ گیا ہے یہاں اور کہہ گیا ہے"

(آزاد ۳ اپریل ۱۹۵۰ء)

یہ اشتہار ساٹھ ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا تھا الفضل میں بھی چھپا تھا۔ ہزارہا غیر احمدیوں نے اسے پڑھا ہو گا اور کئی دوستوں کے پاس اشتہار اب بھی موجود ہو گا۔ ہر ایک شخص اس اشتہار کو بہ آسانی جان سکتا ہے کہ شجاع آبادی نے یہ کذب بیانی کی ہے۔ کیونکہ اس میں ہرگز ہرگز احمد پر ص کا نشان موجود نہیں ہے۔

(۹) احراری امیر شریعت نے یہ صریح کذب بیانی جب اس نے یہ کہا کہ قادیان میں "مسلمان تو دو، کی دوکان تک نہ کھول سکا مسلمان مجبور تھا کہ اگر وہ نوش کے سلسلہ کی کوئی چیز لیکر کھانا چاہے۔ تو مرزائی کے ہاتھ سے اور مرزائی کی دوکان سے خرید کر کھائے" (آزاد کانفرنس نمبر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء)

(۱۰) شیخ حسام الدین صاحب ناظم مجلس احرار مرکزیہ:

"پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے علاقہ چنیوٹ کروڑوں روپے کی زمین مرزائیوں کو کوڑیوں میں عطا کی اس زمین سے مرزائیوں نے سترہ کروڑ چونتیس روپوں کا نفع کمایا"۔ (آزاد مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء)

آزاد اخبار اس قسم کی کذب بیانیوں سے بھرا ہے یہ کذب بیانیاں صدر مجلس احرار، ناظم مجلس احرار، احراری امیر شریعت وغیرہ زعماء کی ہیں۔ اگر وہ ان باتوں کو جو بطور مثال بیان کی گئی ہیں۔ جھوٹا واقعہ نہیں جانتے تو وہ بخاری صاحب کے مذکورہ الفاظ میں اعلان کریں۔

"مسلمانو! دعا کرو کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ خدا جھوٹے کو حرام موت مارے"

مگر زعماء احرار اس قسم کا اعلان کریں گے ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ انہوں نے جانتے بوجھتے عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال اور نفرت دلانے کیلئے یہ بیانیاں کی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق احرار کی افتراء

اب میں احرار کی ان چند افترا پردازیوں کا ذکر کرتا ہوں جو انہوں نے ہمارے عقائد کے متعلق عوام الناس میں پھیلائی ہیں

احراری افتراء:- صدر مجلس احرار ازراہ افتراء احمدیوں کے متعلق لکھتے ہیں "ان کا قرآن الگ، ان کا نبی الگ ان کا مذہب بھی ہم مسلمانوں سے قطعی الگ ہے" (آزاد

جواب اس کا مختصر جواب تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے۔ ہمارا قرآن وہی ہے۔ جو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور ہمارے رسول بھی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور ہمارا مذہب وہی اسلام ہے جسے آپ نے پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم"

فرماتے ہیں:۔

"بالآخر یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف علماء لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اپنی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے۔ یہ ان حاسد مولویوں کے افترا ہیں۔ کہ جب تک کسی کے دل میں ایک ذرہ تقویٰ ہو۔ ایسے افترا نہیں کر سکتا۔

جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ . . . . اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلامیہ میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے **اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے۔ وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے** اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود اپنے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین المفترین"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

(۲)

احراری افتراء:۔ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ یہ بھی یاد رہے۔ کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگائے جاتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **خاتم النبیین** نہیں مانتے یہ ہم پر **افتراء عظیم ہے**۔ ہم جس قوت اور یقین اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو **خاتم الانبیاء** مانتے اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے"

(الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۵ء)

یاد رہے۔ کہ کوئی شخص جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ بیعت کے وقت یہ اقرار نہ کرے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرے گا۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص سرور دو جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ وہ احمدی نہیں ہے۔

(۳)

احراری افتراء:۔ صدر صوبہ مجلس احرار محمد علی جالندھری کہتے ہیں۔

"یہی کلمہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) ناقل) جب مرزائیوں کی زبان سے نکلتا ہے۔ تو ان کی مراد مرزا غلام احمد سے ہوتی ہے۔ اور وہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں" (آزاد مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۰ء)

جواب لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دیتے ہیں کہ جالندھری صاحب نے بالکل جھوٹ کہا ہے ہم کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مراد لیتے ہیں۔ جو چودہ سو سال پیشتر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور آپ کی بجائے کسی اور شخص کو کلمہ میں مراد لینا کفر یقین کرتے ہیں۔

(۴)

احراری افتراء: احسان احمد شجاع آبادی نے سرگودھا کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ موسومہ "ایک غلطی کا ازالہ" کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

"اس کتاب کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے۔ میں نے کشفی حالت میں سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء کے زانو پر سر رکھا"

پھر احراری انداز میں حاضرین کو اشتعال دلانے کے لئے کہا۔

"فاطمہ وہ فاطمہ کہ جس نے کہا تھا کہ میرا جنازہ رات کے وقت اٹھانا۔ زندگی میں میرا جسم کسی نے نہیں دیکھا۔ مرنے کے بعد میرا جنازہ بھی کوئی نہ دیکھے۔ مرزائی اب لوگوں کو دھوکہ دیتے اور مرزا صاحب قادیان کے اس فعل کو درست ثابت کرنے کیلئے کہتے ہیں۔ کہ آپ نے شفقت مادری کے باعث سر رکھا"

(آزاد ۲۸ر مارچ ۱۹۵۰ء)

جواب:۔ احراری زعماء جس قدر جھوٹ بولنے میں بے باک ہیں۔ شاید ہی کوئی دنیا میں ان کا کوئی مثیل ہو۔ ایک غلطی کے ازالہ میں حضور نے کشف کا ایک فقرہ درج کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ "چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے"

اور براہین احمدیہ میں یہ الفاظ لکھے ہوئے موجود ہیں۔

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے **نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح** اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے اور اب علیؓ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے" دیکھو براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۰۳ ایڈیشن اول)

اور تحفہ گولڑویہ میں اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھ کر کہ حضرت پنجتن سید الکونین حسنین اور فاطمۃ الزہراءؓ اور علیؓ تشریف لائے فرماتے ہیں۔

"اور حضرت فاطمہؓ نے **کمال محبت اور مادرانہ عطوفت** کے رنگ میں اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ . . . غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے۔ اور ایک حصہ فاطمی" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

ایک اور جگہ اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "دیکھا کہ میرا سر مہربان ماؤں کی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہے"

(نزول المسیح حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۹)

اس کشف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر پر یہ تائیدی دلیل نکالی ہے۔ کہ آپ کی بعض جدات سادات میں سے ہونے کی وجہ سے آپ بنی فاطمہ میں سے بھی ہیں۔

کیا ان حوالجات میں **شفقت مادری** کا ذکر موجود نہیں ہے؟۔ اور کیا ان عبارات کی موجودگی میں احسان احمد شجاع آبادی احراری کے کذاب ہونے میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

یہ احرار کی بد قسمتی ہے۔ کہ وہ اپنے مقصد مشئوم کے حصول کی خاطر جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور کشفی امور اور خواب میں دیکھی ہوئی باتوں کو ظاہر کی باتوں پر محمول کر کے لوگوں میں جذبۂ نفرت پھیلاتے ہیں۔ حالانکہ رویا اور کشف میں انسان ایسی چیزیں بھی دیکھ لیتا ہے۔ جو بظاہر خلاف شرع اور ناممکنات میں سے ہوتی ہیں۔ لیکن تعبیر کے لحاظ سے وہ نہایت اچھی ہوتی ہیں۔ احراری ذرا سوچ کر بتائیں کہ وہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعہ کے متعلق ظاہری واقعات پر محمول کر کے کیا کہیں گے۔

"قال رضی اللّٰہ عنہ رایت فی المنام کانی فی حجر عائشۃ ام المومنین رضی اللّٰہ عنہا وانا ارضع ثدیہا الایمن ثم اخرجت ثدیہا الایسر فرضعتہ فدخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم" (قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر جیلانی مطبوعہ مصر صفحہ ۵۷)

"حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی گود میں ہوں۔ اور میں ان کے دایاں پستان کو چوس رہا ہوں۔ پھر میں نے آپ کا بایاں پستان باہر نکالا اور اس کو چوسا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے"

اور ظاہر ہے۔ کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کوئی جسمانی رشتہ بھی نہیں تھا۔ اب اس جگہ احراری قماش کا انسان کیا کچھ کہہ سکتا ہے۔ کیا احرار اس جگہ بھی کہیں گے۔ کہ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین کی؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بوجہ آپ کی بعض جدات کے سادات میں سے ہونے کے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے تھے۔

(۵)

احراری افتراء "مرزائیوں کا قرآن جدا ہے جس کا نام تذکرہ ہے۔" (آزاد ۳ر فروری ۱۹۵۱ء)

جواب:۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ہمارا قرآن وہی قرآن ہے۔ جو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر سرزمین عرب میں نازل ہوا تھا۔

(۶)

احراری افتراء "مرزائیوں کی حدیث الگ ہے۔ جس کو وہ سیرۃ المہدی کہتے ہیں" (آزاد ۳ر فروری ۱۹۵۱ء)

جواب:۔ ہم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک صحیح حدیث کو مانتے ہیں۔ اور ان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ سب کتب کو جب مدارج حدیثوں کی کتابیں مانتے ہیں۔ سیرت المہدی کا لفظ بتا رہا ہے۔ کہ وہ سیرۃ کی کتاب ہے

(۷)

احراری افتراء:۔ ان کے مقامات مقدسہ قادیان اور ربوہ ہیں جہاں وہ ہر سال حج کرتے ہیں

(آزاد مورخہ ۳ر فروری ۱۹۵۱ء)

(۲) "حج بیت اللہ ہر قادیان کے سالانہ اجتماع کو مرزائی حج سمجھتے ہیں۔ اور قادیان چھن جانے کے بعد پاکستان میں اپنا کعبہ بنانے کی فکر میں ہیں" (آزاد ۱۳ر مارچ ۱۹۵۱ء)

جواب:۔ خدا تعالیٰ کے فریضہ حج کو ہم ہرگز ہرگز قادیان یا کسی اور جگہ ادا نہیں کرتے۔ بلکہ ہم مکہ مکرمہ میں حج کے لئے جاتے ہیں۔ ہر سال احمدیوں کی ایک جماعت مکہ مکرمہ کو حج کے لئے جاتی ہے۔ اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ جاتے ہیں۔ یہ احرار کا ناپاک جھوٹ ہے۔ کہ ہم قادیان یا ربوہ میں حج کرتے ہیں۔

(۸)

احراری افتراء "ان کی نماز مسلمانوں سے علیحدہ ہے" (آزاد ۱۳ر فروری ۱۹۵۰ء)

جواب:- جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں وہاں کے مسلمان خوب جانتے ہیں کہ یہ احرار کا صریح جھوٹ ہے۔ ہم وہی پانچ نمازیں فرض سمجھتے ہیں۔ جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور جنہیں سب مسلمان فرض سمجھتے ہیں۔

(۹)

احراری افتراء- ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا باپ تھا" (آزاد ۱۳ فروری ۱۹۵۰ء)

جواب ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت کو بغیر باپ کے مانتے ہیں۔ اور بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بے باپ ولادت کو عقائد میں داخل کیا ہے۔

(۱۰)

احراری افتراء" مرزائی اہلبیت کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں" (آزاد ۱۳ فروری ۱۹۵۰ء)

جواب:- لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ہم خدا کے فضل سے اہلبیت کی ہر طرح عزت کرتے ہیں۔ اور اور انہیں واجب الاحترام سمجھتے ہیں۔

دوسرے مسلمان احرار کی نظر میں

باوجود بات بات میں جھوٹ بولنے اور دروغ بافی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کو باعث فخر سمجھنے والے زعما احرار یہ خیال کرتے ہیں۔ جیساکہ چوہدری افضل حق صاحب نے لکھا ہے "مجلس احرار ہی ہے۔ جس کا دل اور دماغ اسلامی مقاصد کو صحیح سمجھ کر اسکی تقویت میں لگا ہوا ہے" (خطبات احرار صـ۲۷)

مسلمان ظالم ہیں

لیکن دوسرے مسلمان ظالم ہیں چنانچہ مفکر احرار لکھتے ہیں "پچھلے پچاس برس متواتر درۂ خیبر و بولان کی طرف مسلمانوں کی نگاہیں اٹھتی رہیں کہ شاید کوئی نجات دہندہ آکر ہماری عظمت کو بحال کر جائے مگر ظالموں کو خدا کی مدد نہیں پہنچتی" (خطبات احرار صـ۸۲)

مسلمان دین سے غافل دوکاندار ہیں

"عام مسلمانوں میں کوئی تبلیغی حس نہیں۔ علماء، امراء صوفیا موجود ہیں۔ مگر ہر ایک اپنی دوکان چلانے میں مصروف ہے اور کار دین سے سب غافل" (خطبات احرار صـ۲۶)

مسلمان اندھے اور مردہ ہیں

"ہم اندھوں میں کانے راجہ ہیں مردہ قوم کے نیم مردہ کارکن کی حیثیت سے جتنا فخر کریں کریں ورنہ حق یہ ہے کہ ہماری کارکردگی اسلام کی عظمت کی کفیل نہیں" (خطبات احرار صـ۷۵)

مسلمانوں کی مکھی سے مثال

احراری امیر شریعت نے احراری تبلیغی کانفرنس لاہور میں کہا۔

"یہ تو مسلمان ہیں جو ہر ایک کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ ایک مکھی ہے کہ اسکے لئے گل و گندگی سب برابر ہیں۔ ابھی یہاں ہے۔ تو ابھی وہاں" (آزاد ۱۴ اپریل ۱۹۵۰ء)

پاکستان کے حامی کتے ہیں

"کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ اور کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں" (خطبات احرار صـ۹۹)

مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سؤر ہیں

احراری امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے امروہہ کی تقریر میں کہا۔

"جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں۔ اور سؤر کھانے والے ہیں۔ اوکما قال"

اور سابق صدر مجلس احرار مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے کہا:

"دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر لال کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں"

یہ سنکر مولوی ظفر علی خانصاحب نے احرار کے وصف میں یہ شعر کہا ہے

کیا کہوں آپ سے ہیں کیا احرار
کوئی لچہ ہے اور کوئی لفنگا

(چمنستان مجموعہ منظومات مولوی ظفر علی خاں صـ۱۶۵)

قائد اعظم ۔ کافر اعظم

قائد اعظم کو احرار نے "کافر اعظم" اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ (دیکھو حیات محمد علی جناح مؤلفہ رئیس احمد جعفری صـ۹۱ اور مسٹر جناح کا اسلام" صـ۹)

مسلم لیگ دام فرنگ ہے

"ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں" (خطبات احرار صـ۲۲)

مسلم لیگ ہائی کمانڈ سپیرا ہے

"پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۷ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے" (آزاد ۹ نومبر ۱۹۴۹ء ایڈیٹوریل)

مسلمانوں کا سارا نظام کفر ہے اسلام کہیں نہیں

احراری امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے کہا۔ "کمیونزم کی ٹکر امپیریلزم سے ہے۔ کفر کفر سے لڑتا ہے۔ اسلام سے اس کا کیا مقابلہ؟ اور مقابلہ تو تب ہو۔ کہ اسلام کہیں موجود ہو۔

ہمارا اسلام ہم نے اسلام کے نام پر جو کچھ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ تو صریح کفر ہے۔ ہمارے دل دین کی سمجھ سے عاری۔ ہماری آنکھیں بصیرت سے نا آشنا۔ کان سچی بات سننے سے گریزاں

بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

میں کمیونزم سے کیوں ٹکراؤں۔ وہ کونسا اسلام ہے۔ جس پر کمیونزم ضرب لگا رہا ہے۔ ہمارا اسلام ؎

بتوں سے تجھ کو تمنا خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ کیا یہی اسلام ہے؟ جو نبی نے سکھلایا تھا۔ کیا ہماری رفتار گفتار کردار میں وہی دین ہے۔ جو خدا نے نازل کیا تھا؟ .... یہ روزے۔ یہ نمازیں جو ہم میں سے بعض بعض پڑھتے ہیں۔ ان کے پڑھنے میں ہم کتنا وقت صرف کرتے ہیں۔ جو مصلّے پر کھڑا ہے۔ وہ قرآن سنانا نہیں جانتا۔ اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے۔ کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی تیئیس گھنٹے ہم کیا کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ گورنری سے گداگری تک مجھے ایک بات ہی بتلاؤ۔ جو کہ قرآن اور اسلام کے مطابق ہوتی ہو..... مجھے یقین ہے۔ کہ دلوں میں وہ نور نہیں۔ دو سو سال کی غلامی نے روح کے احساس کو بدل ڈالا ہے۔ فکر کج۔ دماغ پریشان۔ احکام الٰہی سے انکار اور پھر انکار پر اصرار سکندر (خضر) حیات نے کالا بل بنوایا۔ کہ جائیداد کا وارث صرف بڑا لڑکا ہے۔ اور لڑکیاں حصہ دار نہیں۔ قرآن کے ڈیڑھ رکوع کے انکار کے باوجود بھی ہم مسلمان اور پھر اس اسلام کو کمیونزم سے خطرہ؟ کاش اسلام کا کہیں نظارہ ہوتا۔ کوئی بستی ہوتی جہاں اسلام بستا..... ہمارا تو سارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ کے لئے۔ قسم کھانے کے لئے ہے۔" (آزاد ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

یہ ہیں خیالات زعماء احرار کے عام مسلمانوں کے متعلق اور احرار کے متعلق پنجاب پریس کی جو رائے ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"مجلس احرار ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت ہے۔" (احسان ۵ فروری ۱۹۳۶ء)

ہم ان کے متعلق اس جگہ اپنی رائے کا اظہار نہیں کرنا چاہتے۔ ہم نے ان کے واقف کاروں کی رائے کا یہاں ذکر کر دیا ہے۔ لیکن ہم آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ خدا تعالےٰ کے تمام انبیاء زمین میں صداقت اور راستبازی کے علمبردار تھے۔ اور صداقت کے پھیلانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی صداقت اسی دلیل سے منوائی تھی۔ کہ آپ صادق و امین ہیں۔ اور یہ کہ آپ نے اپنی زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن زعمائے احرار اپنی کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں کو دیکھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ آیا وہ خدمت اسلام کر رہے ہیں یا اسلام کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔ یقیناً قارئین کرام میں سے ہر ایک شخص یہی کہے گا۔ کہ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ وہ کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں اور دروغ بافیوں کے ذریعہ اسلام کی خدمت کرتا ہے۔ وہ اسلام کا دشمن۔ خدا کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی حقیقی کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جو لوگ صادق ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن گلزار میں سے نکلتے ہیں۔ وہ ایک گرداب میں دھکیل دیئے جاتے ہیں۔ اور خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتے ہیں۔ دشمن ان کی تباہی کے لئے بہت منصوبے کرتے ہیں۔ اور ان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ اور آخرکار اپنے صادق بندوں کو غلبہ دیتا ہے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

درخواستِ دُعا

عرصہ دراز سے میری مامی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی خاں صاحب نواب شاہ سندھ بیمار چلی آرہی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درویشان قادیان اور جملہ احباب سے محترمی مامی صاحبہ کے لئے دردِ دل سے صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار ظفر اللہ خان نواب شاہ سندھ)

ولادت

میرے ماموں جان چوہدری منیر احمد صاحب کراچی کو خداوند کریم نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں نومولود مکرم جناب شیخ رفیع الدین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا نواسہ ہے۔

خاکسار۔ قریشی فصیح الدین جمیل یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

احرار کے یوم تشکر منانے کا پس منظر

شکست خوردہ جماعت احمدیہ ہے یا مجلس احرار؟

حکومت کیلئے لمحۂ فکریہ

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الیکشن کے سلسلہ میں مجلس احرار نے جو شکست فاش کھائی اور جس غداری کی مرتکب ہوئی اس پر پردہ ڈالنے کی غرض سے یوم تشکر کی سکیم سوچی گئی ہے۔ یوم تشکر کے منانے کے سلسلہ میں آزاد نے جو مضامین شائع کئے۔ بطور نمونہ انکی چند سرخیاں درج ذیل ہیں:-

"مرزائیوں کو شکست دینے والے ممبران اسمبلی کو بارہ ہزار سرخ پوش رضا کار سلامی دیں گے" (آزاد ۲۶ مارچ)

"باطل پرستوں کی عبرت ناک شکست" (آزاد ۲۶ مارچ)

اور لکھا ہے۔

"ہزاروں باوردی احرار رضاکاروں کا شاندار جلوس اور عظیم الشان جلسہ" (آزاد ۲۶ مارچ)

اس تقریب سے مجلس احرار کا مقصد اپنی پیہم شکستوں اور کھلی کھلی ذلتوں پر پردہ ڈالنا اور اپنے خاک میں مل جانے والے وقار کو دوبارہ قائم کرنا اور حسب سابق سادہ لوح طبقہ کو دام تزویر میں لاکر شکم پروری کے لئے سامان بہم پہنچانا اور بالآخر مسلم لیگ سے نبرد آزمائی کے لئے زمین ہموار کرنا ہے۔ ورنہ کوئی تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی بقائمی ہوش و حواس یہ کہنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ کو الیکشن میں شکست ہوئی ہے چہ جائیکہ اس کو شکست یافتہ مشہور کرنے پر اکتفا نہ کرکے اس کی خوشی میں یوم تشکر منائے جانے کے اعلانات بھی کرنا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے شکست یافتہ ہونے کا خیال تو اسی حالت میں ہو سکتا تھا جبکہ ملک کی اور چھوٹی بڑی جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ نے بھی اپنی طرف سے کسی شخص کو بطور امیدوار کھڑا کیا ہوتا۔ لیکن کیا کوئی ہے جو یہ کہہ سکے کہ جماعت احمدیہ نے اپنی طرف سے کسی کو بطور امیدوار کھڑا کیا تھا؟

جب یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ نے اپنی طرف سے کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا تھا تو پھر کسی ایسے امیدوار کی ناکامی جس کو جماعت احمدیہ نے اپنی طرف سے بطور امیدوار کھڑا نہ کیا ہو جماعت احمدیہ کی شکست کس طرح قرار دی جا سکتی ہے۔ لیکن آزاد جو احرار کا ترجمان ہونے کی وجہ سے خدا کے خوف اور مخلوق کی شرم سے بھی آزاد ہے ان لوگوں کے کامیاب نہ ہونے کو جنہیں جماعت احمدیہ نے اپنی طرف سے بطور امیدوار کھڑا ہی نہیں کیا جماعت احمدیہ کی شکست قرار دے رہا ہے۔ اور اس کے متعلق یوم تشکر منانے کا بھی اعلان کر رہا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ اس کا مقصود جماعت احمدیہ کی شکست کا اظہار نہیں۔ کیونکہ شکست تو مقابلہ کے بعد ہی ہوا کرتی ہے جب الیکشن لڑنے میں جماعت نے کسی سے مقابلہ ہی نہیں کیا تو اس میں جماعت احمدیہ کو شکست کیسی؟ اور یہ ایسی بات نہیں جو آزاد کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سراسر لغو اور باطل ہے اور کذب صریح ہے اور اگر جماعت احمدیہ نے کوئی امیدوار کھڑا بھی کیا ہوتا اور وہ کامیاب بھی نہ ہوا ہوتا تو کیا یہ ایسی بات تھی جس پر اتنا شور و غوغا بلند کیا جائے اور اس کے لئے ہزاروں روپیہ صرف کرکے یوم تشکر منایا جائے چہ جائیکہ ایسی حالت میں کہ جماعت احمدیہ کو شکست ہوتا تو نصیب دشمناں اس نے تو اپنی طرف سے کوئی امیدوار ہی کھڑا نہیں کیا تھا۔

اس لئے احرار کی یہ ہنگامہ آرائیاں کسی سمجھ دار کی نظر میں اس لئے ہرگز نہیں ہو سکتیں کہ جماعت احمدیہ کو کوئی شکست ہوئی ہے۔ بلکہ ان کی غرض وہ ہے جو آگے چل کر ظاہر ہوگی۔

احرار کے شور و غوغا نے بے محل کو سننے والے سنیں کہ کیا ایسے شیعہ امیدواروں کی شکست جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے اور اپنے سنی حریف کے مقابلہ میں شکست کھا گئے شیعہ کمیونٹی کی شکست قرار دی جا سکتی ہے؟ ضلع جھنگ میں تین معزز شیعہ صاحبان جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے عوامی لیگ کے امیدواروں سے شکست کھا گئے۔ اسی طرح بعض شیعہ امیدواروں نے اپنے سنی حریفوں کو شکست دی ہے تو کیا کوئی عقلمند انسان اس کو گروہ اہل سنت یا گروہ شیعہ کی شکست قرار دے سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں!

آزاد کے ایک سوال کا جواب

آزاد نے ۱۳ اپریل کے پرچہ میں لکھا ہے:-

"جب فتح محمد سیال کامیاب ہوا تو اسے کیوں احمدیت کی فتح قرار دیا گیا تھا؟"

اس کا جواب حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء میں موجود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس امر پر خوشی نہیں کہ ایک احمدی اسمبلی کا ممبر ہو گیا۔

"بلکہ ہمیں جو خوشی ہے وہ یہ ہے کہ قادیان کے علاقہ سے جس کے متعلق آج سے گیارہ سال پہلے احرار نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ہم نے احمدیت کو یہاں کچل دیا ہے۔ اس حلقے میں لیگ کے ٹکٹ پر نہیں یونینسٹ کے ٹکٹ پر نہیں بلکہ خالص احمدیت کے ٹکٹ پر ایک احمدی کامیاب ہوا ہے"

پس ہمیں خوشی تھی اس بات کی کہ احرار کا یہ دعویٰ کہ ہم نے قادیان کے مرکز میں احمدیت کو کچل دیا ہے جھوٹا ثابت ہو گیا۔

لیکن حالیہ انتخابات میں تو جماعت احمدیہ نے اپنی طرف سے کوئی امیدوار ہی کھڑا نہیں کیا۔ بلکہ جو کھڑے ہوئے وہ اپنے طور پر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے یا بعض اپنے آپ انڈیپنڈنٹ کھڑے ہوئے۔ بعض جگہ مؤخر الذکر امیدواروں نے دیکھا کہ احمدی بھی ان کی تائید نہیں کرتے۔ اور مسلم لیگی امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں تو وہ بیٹھ گئے۔ اس لئے انتخابات حالیہ میں جماعت احمدیہ کی فتح و شکست کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

احرار کی پہلی کھلی شکست

قائد اعظم کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ آپ کے ذریعہ مسلمانوں کے مختلف فرقے سیاسیات میں متحد ہو گئے اور آپ نے جماعت احمدیہ کی تائید و حمایت پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور بقول آزاد ترجمان احرار کلیدی آسامیاں احمدیوں کے سپرد کر دیں لیکن احرار کی مسلم کش دسیسہ کاری اور مسلمانوں کے درمیان افتراق انگیزی اور پاکستان دشمنی سے بخوبی واقف ہونے کی وجہ سے قائد اعظم نے انہیں منہ نہ لگایا۔ اور باوجودیکہ احراری امیر شریعت نے "ان کے بوٹ پر اپنی داڑھی رکھی لیکن وہ نہ پسیجے" (آزاد مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۰ء) اور جب تک قائد اعظم زندہ رہے احرار کو اپنے بلوں سے نکلنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ ایک کھلی شکست تھی جو احرار کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر ہوئی۔

مجلس احرار کی دوسری کھلی شکست

جب حالیہ انتخابات کا وقت آیا تو احرار نے مسلم لیگ سے منافقانہ مصالحت کر لی اور مسلم لیگ سے مطالبہ کیا کہ کسی احمدی کو ٹکٹ نہ دیا جائے۔ چنانچہ آزاد مورخہ ۵ فروری ۱۹۵۱ء میں لکھا۔

"مجلس احرار کا واحد مطالبہ"

"کسی مرزائی کو ٹکٹ نہ دیجئے"

لیکن ان کے اس مطالبہ کا جو حشر ہوا وہ ایڈیٹر آزاد کے اپنے الفاظ میں سنئے!

"ہم نے ذمہ داری سے اعلان کیا تھا کہ ہم مسلم لیگ کا ساتھ دیں گے اور مسلم لیگ کے مخالفین کی صف میں نہیں کھڑے ہوں گے لیکن ..... صوبہ کے جاہ پرست اور خود غرض رہنماؤں نے عزت مآب ڈاکٹر لیاقت علی خانصاحب صدر آل پاکستان مسلم لیگ کی موجودگی میں تین مرزائی امیدواروں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دے کر مجلس احرار اور مسلم لیگ کے تعاون کی راہیں مسدود کر دیں"

مجلس احرار کی یہ دوسری کھلی شکست تھی جس سے مجلس احرار نے جو کھلاہٹ کے عالم میں ایسی ایسی نازیبا حرکات کیں جن کی کسی شریف انسان سے توقع نہیں ہو سکتی۔

مجلس احرار کی تیسری کھلی شکست

یہ ناکامی دیکھ کر مجلس احرار نے عام مسلمانوں سے یہ مطالبہ کیا

"ہم آج مسلمانان مغربی پنجاب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسمبلی کے انتخابات میں کسی مرزائی کو خواہ وہ کسی بھی پارٹی کی طرف سے کھڑا ہو ہرگز ووٹ نہ دیں" (آزاد ۵ فروری ۱۹۵۱ء)

احرار کی اس اپیل کے باوجود غیر احمدی مسلمانوں نے احمدی امیدواروں کو ہزاروں کی تعداد میں ووٹ دئیے۔ چک جھمرہ کے حلقہ سے جو احمدی امیدوار مسلم لیگ کی ٹکٹ پر کھڑا ہوا اسے پانچ ہزار سے زائد ووٹ ملے۔ اور یہ وہ مقام ہے جہاں احرار نے غنڈہ گردی کا شرمناک مظاہرہ کیا اور امیدوار کے دو بیٹوں کو بھی زخمی کر دیا۔ اگر احمدی مسلم لیگی امیدوار اپنے ساتھیوں کو ضبط و تحمل کی تلقین نہ کرتے تو احرار کی غنڈہ گردی نے فساد میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ لیکن منہ توڑ جواب دینے سے مسلم لیگی امیدوار کو یہ خیال روکتا تھا کہ اگر فساد ہوا تو اس میں مسلم لیگ کی بدنامی ہوگی۔ کیونکہ وہ مسلم لیگ کی ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ تین چار اور مقامی لوگ بھی امیدوار تھے مگر وہ بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ اس حلقہ میں ہر دو ٹم کے ووٹ تھے۔ اور مسلم لیگی امیدوار مہاجر اور عوامی لیگی

... نے آپس میں یہ سمجھوتہ کر لیا تھا۔ ... اس کے مسلمانوں علی الرغم انفہ احرار ... مسلم لیگی امیدوار کو ہزاروں کی تعداد ... دیئے۔

احرار کی غداری

مجلس احرار نے مسلم لیگ کی تائید کا اعلان کیا تھا۔ مگر احرار اپنے اس عہد پر قائم نہ رہے جب مسلم لیگ نے احمدیوں کو ٹکٹ دیئے۔ تو احرار کے ترجمان خصوصی آزاد نے ۱۷ فروری کو اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے مسلم لیگ کو ان الفاظ میں دھمکی دی کہ مسلم لیگ نے احمدیوں کو ٹکٹ دے کر

"مجلس احرار اور مسلم لیگ کے تعاون کی راہیں مسدود کر دی ہیں"

اس دھمکی سے زعماء احرار کی غرض یہ تھی کہ مسلم لیگ ان کی اس گیدڑ بھبکی سے ڈر کر احمدی امیدواروں کے ٹکٹ منسوخ کر دے۔ لیکن جب ان کا یہ داؤ بھی نہ چلا تو مطابق مشہور مثل ... ہی پچھتائیں گے اور جوتے بھی کھائیں گے" ۲۶ فروری کے آزاد میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ احرار یہ عہد کرتے ہیں کہ:-

"مرزائی نشستوں کے علاوہ کسی نشست پر مسلم لیگ کی مخالفت نہیں کریں گے"

غیر احمدی مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت

لیکن باوجود مذکورہ بالا عہد کے جہاں جہاں بھی احرار کو فریق مقابل کی طرف سے ٹکٹ مل گئے انہوں نے مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ چنیوٹ کے حلقہ میں انہوں نے لیگی امیدوار کی علانیہ مخالفت کی اسی طرح انہوں نے جھنگ مگھیانہ اور دیگر حلقوں میں مسلم لیگی امیدواروں کی شدید مخالفت کی۔ شہر ملتان میں ان کی مجلس کا ایک رکن مسلم لیگی امیدوار کو ناکام بنانے کے لئے خود بطور امیدوار کھڑا ہو گیا اور کمال ہشیاری سے اس سے استعفیٰ دلا کر پھر مجلس احرار ملتان کے توڑ دینے کا بھی اعلان کرا دیا گیا۔ یہ وہ مقام ہے جو مجلس احرار کا مرکز ہے۔ لیکن احمدیوں نے مسلم لیگی امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کی اور مسلم لیگی ایم۔ ایل۔ اے جانتے ہیں کہ احمدیوں نے کس اخلاص کے ساتھ انہیں کامیاب بنانے کے لئے کوشش کی ہے۔

جماعت احمدیہ اور مجلس احرار

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مجلس احرار نے انتخابات میں مسلم لیگ سے غداری کی ہے یا نہیں ہم ذیل میں ضلع گجرات کی مثال پیش کرتے ہیں۔

ہفتہ وار اخبار "پیام" نے اپنے ایڈیٹوریل میں زیر عنوان "مجلس احرار کا قول اور فعل" ضلع گجرات کے انتخابات پر تبصرہ کیا ہے اور جماعت احمدیہ اور مجلس احرار کے رویہ کا مقابلہ کر کے دکھایا ہے جو اہل بصیرت کے لئے حقیقت تک پہنچنے کے لئے کافی ہے۔

ایڈیٹر نے تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے احرار کی مساعی اور قیام پاکستان کے بعد سیاسی مصلحتوں کے ماتحت زعماء احرار کا مسلم لیگ کے ساتھ ظاہری طور پر تعاون کے اعلان کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ مجلس احرار نے

"مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کرنے کے باوجود صوبہ بھر میں مختلف بہانے تراش کر مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی۔ گجرات کو ہی لیجئے۔ مجلس احرار کے سالار صوبہ محمد سرور اور بلا استثناء تمام احراریوں نے کھلم کھلا آزاد پاکستان پارٹی کے امیدوار کی حمایت کی۔ آزاد پاکستان پارٹی کے امیدواروں کا پولنگ ایجنٹ بھی یہی محمد سرور احراری تھا اور شب و روز لیگ کی علانیہ مخالفت میں مشغول تھا۔ "مسلم لیگ مردہ باد" "آزاد پاکستان پارٹی زندہ باد" "مسلم لیگ کو توڑ دو" وغیرہ کے شرمناک نعرے بازاروں اور سڑکوں پر لگاتا پھرتا تھا۔ گجرات کے احراری لیڈر عنایت شاہ صاحب بخاری سے لے کر محمد سرور احراری تک مسلم لیگ کی کھلی کھلی مخالفت کر رہے تھے ..... گجرات کے ان احراریوں نے اور جیسا کہ صوبے کے دوسرے شہروں کی خبروں سے پتہ چلتا ہے ہر جگہ کے احراریوں نے اپنی جماعت کی ظاہری پالیسی کے خلاف لیگی امیدواروں کی مخالفت کی ہے ..... اور مجلس احرار مرکزیہ کے ذمہ وار عہدیداروں کو اس تمام صورت حال کا مکمل علم تھا۔ (خود محمد سرور مذکور مجلس احرار مرکزیہ کا ایک عہدیدار بھی ہے) انہوں نے اخبار آزاد لاہور کی ایک اشاعت میں گول مول اعلان بطور تحفظ ما تقدم یا "داشتہ آید بکار" کے مقولہ کو پورا کرنے کے لئے شائع کر دیا کہ گجرات کے احرار ورکرز کو چاہیئے کہ لیگ کی امداد کریں۔ اس اعلان کا اثر یہ ہوا کہ محمد سرور اور دوسرے تمام مقامی احراری لیگ کی مخالفت میں اور زیادہ نمایاں حصہ لینے لگے۔

ضلع گجرات کے تمام حلقہ ہائے انتخاب میں جن کی تعداد ۱۳ ہے مجلس احرار کا رویہ اعلانیہ مسلم لیگ کے مخالف رہا ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے اضلاع کے بارہ میں بھی اسی صورت حال کی اطلاع ملی ہے۔ یاد رہے کہ گجرات میں جس مسلم لیگی امیدوار چودھری غلام رسول صاحب کی خاص طور پر احراریوں نے مخالفت کی ہے وہ نہ صرف یہ کہ قادیانی نہیں بلکہ قادیانیت کے ساتھ ان کا دور کا بھی تعلق نہیں

وہ نہایت پختہ حنفی المذہب ہیں۔ مگر احراریوں نے اپنی شائع کردہ پالیسی کے صریحاً خلاف چوہدری غلام رسول کی مخالفت کی۔ مجلس احرار کی اس گنگاجمنی پالیسی کے بالمقابل قادیانی جماعت نے ایک ہی اصول پر عمل کیا ہے اور ضلع بھر میں تیرہ کے تیرہ حلقوں میں تمام مسلم لیگی امیدواروں کی نہایت یکرنگی سے امداد کی ہے"

(پیغام مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء)

اب ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کرتے رہے۔ اور انہیں ناکام بنانے کے لئے ہمہ تن ساعی رہے۔ وہ مسلم لیگ کی فتح پر خوشی منائیں اور ایسی تقریب کا اہتمام کریں۔ جس پر ہزاروں روپیہ خرچ آئے گا۔ یقیناً یہ ایک فریب ہے۔ اور اس کے پس منظر کوئی مشئوم غرض ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے مجلس احرار نے یہ ڈھونگ رچایا ہے۔ اور وہ غرض اپنی فوجی تنظیم کو مضبوط کر کے حکومت کو متأثر اور مرعوب کرنا اور بالآخر مسلم لیگ کو نیچا دکھانے کے لئے بنیاد قائم کرنا ہے۔

مجلس احرار مسلم لیگ کی اشد ترین دشمن ہے

زعمار احرار نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ کھلے لفظوں میں اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ان کے اور مسلم لیگ کے درمیان صلح نہیں ہو سکتی۔ اسلئے کہ

۱۔ "مسلم لیگ عافیت کوشوں اور رجعت پسندوں کی جماعت ہے" (خطبات احرار)

۲۔ مجلس احرار کا یہ فیصلہ ہے کہ

"احرار کا کوئی ممبر مسلم لیگ کا ممبر نہیں ہو سکتا" (ہمارے فرقہ وارانہ فیصلے کا استدراج ص۱۹۹)

۳۔ "احرار بڑھنے والی طاقت ہے۔ وہ کانگرس اور لیگ سے بے نیاز ہو کر بڑھیگی"۔ (خطبات احرار ص۱۰۱)

۴۔ "لیگ کے ارباب اقتدار جو عیش کی آغوش میں پلے ہیں۔ اسلام جیسے بے خوف مذہب اور مسلمان جیسے مجاہد گروہ کے سردار نہیں ہو سکتے" (خطبات احرار ص۲۲)

۵۔ "احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں" (خطبات احرار ص۹۹)

۶۔ مفکر احرار چوہدری افضل حق نے اپنے آخری خطبہ میں جو اپنی وفات سے چند روز پیشتر پڑھا تھا۔ احرار کو یہ وصیت کی ہے۔

"احرار دوستو اپنے ایمان کو مضبوط رکھو جماعت کی وفاداری کو مقدم سمجھو۔ سرمایہ دار لیگ یا کانگرس کا ایجنٹ اپنی طرف بلائے گا۔ سب کی سنکر جماعت سے وفادار رہو۔ سرمایہ داری کے خطرے کو پہچانو"۔ (خطبات احرار ص۱۰۰)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ احرار کبھی مسلم لیگ کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی اس کی سرداری کو قبول کر سکتے ہیں۔ اگر بظاہر وہ اس سے مصالحت کر بھی لیں۔ اور اس میں شامل بھی ہو جائیں۔ تو ان کا مقصد مسلم لیگ پر قبضہ کر کے اپنے مشئوم ارادوں کو پورا کرنا ہوگا۔ چنانچہ چوہدری افضل حق صاحب لکھ چکے ہیں۔

"(اول) سرمایہ دار نظام میں گھس کر کامیاب حملہ کیا مشکل ہے۔ باوجود اسکے ہم نے لیگ میں دو دفعہ گھسنے کی کوشش کی تاکہ اس پر قبضہ جمائیں دونوں دفعہ قاعدے اور قانون نئے بنا دیئے گئے۔ تاکہ ہم بے کار ہو جائیں"۔ (خطبات احرار ص۹۵)

زعمار احرار کے مسلم لیگ سے مصالحت کرنے کی غرض اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ مسلم لیگ کی تنظیم اور اتحاد کو برباد کر کے اس پر قبضہ کر لیں۔ اور ان کی موجودہ مصالحت محض منافقانہ ہے۔ اور احراری امیر شریعت نے اپنی ملتان کانفرنس کی تقریر میں بہ بانگ بلند و بالفاظ صاف کہہ دیا ہے۔ کہ ہماری مسلم لیگ سے جو صلح ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ ہمیں شکست خوردہ کہہ رہے ہیں۔ یا بقول صدر مجلس مرکزیہ کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ

"لاہور ریزولیوشن کے ذریعہ احرار نے خودکشی کر لی ہے"

ویسی ہی صلح ہے۔ جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مقام پر کفار مکہ سے کی تھی۔ جیسے وہاں ظاہر شکست میں فتح و نصرت مضمر تھی۔

"ویسے ہی آج ہماری فتح و نصرت کا نکھرا ہوا چہرہ مجھے نظر آ رہا ہے"

اور ماسٹر تاج الدین انصاری صدر مجلس مرکزیہ نے اپنی ملتان کانفرنس والی تقریر میں کہا۔

"دشمن ہماری تاک میں ہے۔ ابھی ہم اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوئے۔ وقت اپنی انتہائی نزاکت کے نشان بتا رہا ہے۔ عین ایسے وقت میں مجلس احرار کے لئے سوائے اس کے چارہ کار نہیں تھا۔ کہ وہ ایسے فیصلے پر مجبور ہو جاتی"۔ (آزاد کانفرنس نمبر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء)

ماسٹر تاج الدین انصاری کے یہ الفاظ لیکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ احرار نے مسلم لیگ سے جو صلح کی ہے وہ صرف اس مجبوری سے کی ہے۔ کہ دشمن اُن کی تاک میں ہے۔ اور وہ بھی اسی دشمنی کی وجہ سے پاکستان میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لائق بھی نہیں ہو سکے۔ کیا اس کا یہ کھلا ہوا مطلب نہیں ہے کہ احرار کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے موقعہ مل جانے کا انتظار ہے۔ موقعہ میسر آیا۔ تو وہ مسلم لیگ کے ساتھ اپنی مصالحت منافقانہ کا جوا گردن سے اتار پھینکیں گے اور خم ٹھونک کر مسلم لیگ کے سامنے آ جائیں گے۔

انہوں نے دشمنوں کو اپنی تاک میں بتایا ہے کہیں ان کی نظر میں وہ دشمن مسلم لیگ ہی تو نہیں۔ جس کی کوششوں سے پاکستان ظہور میں آیا۔

چنانچہ احرار نے اپنے سرخپوش (سرحد کے سرخپوشوں کو لیگ نہ بھولے) رضاکاروں کو فوجی وردی میں ملبوس کرنے کی نمائش کا جو اعلان کیا ہے۔ جس کے پُرجوش سالار محمد سرور ہیں۔ جن کے متعلق بحوالہ پیام ادھر بتایا جا چکا ہے کہ انتخابات میں انہوں نے مسلم لیگ کے امیدواروں کی پرزور مخالفت کی۔ اس کا مقصد اپنی طاقت کا مظاہرہ ہے۔ چنانچہ "آزاد" اس کے متعلق لکھتا ہے۔

"پاکستان کی تشکیل کے بعد... مسلمان حکمران آپ کو شک کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ آپ کے ایک ساتھی کو سیالکوٹ میں رسوا بھی کیا.... آپ کے راہ نماؤں نے آپکی رضاکارانہ تنظیم کو عارضی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ آپ کے دل و دماغ میں زہر آلود تیر بن کر اترا۔ آپ نے اسے اپنی موت سے تعبیر کیا۔

ہمارے ساتھی جو اتنا عرصہ محض اس وجہ سے ناراض رہے کہ راہ نماؤں نے ان کی انقلابی قوتوں کو محبوس کر دیا ہے...... آج ٹھیک دو سال بعد..... آپ کو مسرت اور خوشی کا موقعہ دیا ہے..... آپ اپنی جماعتی وردی میں ملبوس ہو کر دنیا کو دکھا دیں۔ کہ آپ زندہ ہیں اور پوری قوت کے ساتھ زندہ ہیں"۔

(آزاد ۲ اپریل ۱۹۵۱ء)

الغرض وہ انقلابی قوتیں جو دو سال سے محبوس تھیں اب ظاہر ہوں گی۔ اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے صرف ہونگی۔ جو احرار ٹولی کے زعماء قرار دے چکے ہیں۔ اور وہ ہے سرمایہ دار مسلم لیگ کا خاتمہ اور اس مقصد سے ماسٹر تاج الدین صدر مجلس احرار نے اپنی اس تقریر میں جو انہوں نے حال ہی میں جامعہ اشرفیہ میں کی ہے تھوڑا سا پردہ اٹھایا ہے۔ روزنامہ جدید نظام اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"ماسٹر تاج الدین صاحب کی تقریر کا موضوع ہی "استحکام پاکستان" تھا... انہوں نے پاکستان کا ایسا بھیانک نقشہ کھینچا ہے کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے حتیٰ کہ یہاں تک کہہ ڈالا کہ گزشتہ دنوں جو ہولناک سازش کھڑی کی گئی ہے۔ اس کی تہ میں بھی یہ چیز کام کر رہی ہے۔ کہ عوام موجودہ صورت حال سے مطمئن نہیں ہیں۔ حکومت نے جو وعدے کئے تھے۔ انہیں اس نے پورا نہیں کیا۔ اور لوگ اس قدر تنگ آ چکے ہیں کہ انہیں حکومت کا تختہ الٹنے سے بھی دریغ نہیں۔

حالانکہ یہ بہتان عظیم ہے عوام اس بات کا برملا اظہار کر چکے ہیں کہ سازش کرنے والے اقتدار کے بھوکے تھے۔" (روزنامہ جدید نظام لاہور ۸ اپریل ۱۹۵۱ء)

اس تقریر کا ایک ایک لفظ اس امر کی غمازی کر رہا ہے کہ مجلس احرار مسلم لیگی حکومت کو کس نظر سے دیکھتی ہے۔ اس تقریر میں صدر مجلس احرار نے سازش کرنے والوں کی طرف سے یہ عذر پیش کیا ہے۔ کہ حکومت کو الٹنے کی سازش اقتدار حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ حکومت کے وعدوں کو پورا نہ کرنے کا طبعی نتیجہ تھی۔ اور اس بات کا ثبوت تھی کہ لوگ حکومت سے اس قدر تنگ آ چکے ہیں۔ کہ انہیں حکومت کا تختہ الٹنے سے بھی دریغ نہیں

یہ کوئی نئی بات نہیں جو کہ صدر مجلس احرار کی جدت طبع نے پیدا کی ہے۔ بلکہ احرار کے امیر شریعت ان سے بہت پہلے جماعت احمدیہ کے متعلق یہ ذکر کر کے کہ ان کے سپرد کلیدی اسامیاں ہیں احمدیوں کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ کہہ چکے ہیں۔ جو درحقیقت مجلس احرار کے انقلابی مشئوم ارادوں کے آئینہ دار ہیں۔

"آخر یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ اس قسم کے اقدامات کے پس پردہ آخر کیا ہے۔ اور ملک میں ایک خاص جماعت کو اس طرح چھا جانے کی مہلت کیوں دی جا رہی ہے۔ کیا تم نے کرنل حسین زعیمی کا انجام نہیں دیکھا۔

(تقریر عطاء اللہ شاہ بخاری آزاد ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء)

ان بیانات کی روشنی میں حکومت بہ آسانی فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ اس انقلابی قوت کی جو دو سال سے محبوس تھی یعنی رضاکارانہ فوجی تنظیم جس کی نمائش کے لئے مجلس احرار ہزاروں روپیہ خرچ کرنا چاہتی ہے۔ پس پردہ کس انقلاب کی تیاری ہو رہی ہے!

درخواست دعا

خاکسار کے برادر نسبتی کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ملتان میں ہوا ہے۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد بیگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴